# 05

# حضرت ادریس علیہ السلام
# کے حالات

# تاریخ انبیاء

*page is left blank intentionally*

# بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

# تاریخ انبیاءؑ

## جلد۔۵

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراھیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِيۡ صَغِيۡرًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

## "شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری،۲۰۲۴

## "صراطِ مُستقیم"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل،۲۰۲۴

## "تاریخ انبیاءؑ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی،۲۰۲۰

## "حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

## "اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سالِ طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

## انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

| نمبر شمار | عنوان | جلد نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | **تقریظ** | |
| ۲ | **انبیاءؑ** کی تعداد اور اُن کے **اُوصیاء** | جلد۔۱ |
| ۳ | **صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ** اور اُن کی تعداد | جلد۔۱ |
| ۴ | **اُولوالعزم** کے معنی، **انبیائے اُولوالعزم** اور اُن کی تعداد | جلد۔۱ |
| ۵ | **نبی و رُسولؑ** کے معنی اور عصمت انبیاءؑ | جلد۔۱ |
| ۶ | حضرت **آدم** علیہ السّلام اور بی بی **حوّا** علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۲ |
| ۷ | حضرت **ہابیل** علیہ السّلام اور قابیل کے حالات | جلد۔۳ |
| ۸ | حضرت **شیث** علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۴ |
| ۹ | حضرت **ادریس** علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۵ |
| ۱۰ | حضرت **نوح** علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۶ |
| ۱۱ | حضرت **ہود** علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۷ |
| ۱۲ | حضرت **صالح** علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۸ |
| ۱۳ | حضرت **ابراہیم** علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۹ |
| ۱۴ | حضرت **اسمٰعیل و اسحٰق** علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۱۰ |
| ۱۵ | حضرت **لُوط** علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۱۱ |
| ۱۶ | حضرت **ذوالقرنین** علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۱۲ |
| ۱۷ | حضرت **یعقوب اور یوسف** علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۱۳ |
| ۱۸ | حضرت **ایّوب** علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۱۴ |
| ۱۹ | حضرت **شعیب** علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۱۵ |
| ۲۰ | حضرت **موسٰی اور ہارون** علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۱۶ |
| ۲۱ | حضرت **موسٰی اور خضر** علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۱۷ |
| ۲۲ | حضرت **حزقیل** علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۱۸ |
| ۲۳ | حضرت **الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا** علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۱۹ |

| نمبر شمار | عنوان | جلد نمبر |
|---|---|---|
| ۲۴ | حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۲۰ |
| ۲۵ | حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۲۱ |
| ۲۶ | حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۲۲ |
| ۲۷ | حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات | جلد۔۲۳ |
| ۲۸ | حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۲۴ |
| ۲۹ | اصحاب سبت کے حالات | جلد۔۲۵ |
| ۳۰ | حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۲۶ |
| ۳۱ | قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات | جلد۔۲۷ |
| ۳۲ | ہاروت وماروت کے حالات | جلد۔۲۸ |
| ۳۲ | حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات | جلد۔۲۹ |
| ۳۳ | حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۳۰ |
| ۳۴ | حضرت زکّریا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۳۱ |
| ۳۵ | حضرت عیسےٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۳۲ |
| ۳۶ | حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۳۳ |
| ۳۷ | حضرت یونسؑ بنی متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۳۴ |
| ۳۸ | اصحاب کہف ورقیم کے حالات | جلد۔۳۵ |
| ۳۹ | اصحاب اخدود کے حالات | جلد۔۳۶ |
| ۴۰ | حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۳۷ |
| ۴۱ | حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات | جلد۔۳۸ |
| ۴۲ | حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حالات | جلد۔۳۹ |
| ۴۳ | اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے | جلد۔۴۰ |
| ۴۴ | بعض بادشاہان زمین کے حالات | جلد۔۴۱ |
| ۴۵ | بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ | جلد۔۴۲ |

# تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمدّ باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تا کہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہوگی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے : قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ۙ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ
نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ۙ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ۚ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ۙ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ۙ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ۚۖ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ۚۖ
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖؗ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿٧١﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿٧٢﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰة دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿٧٣﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿٧٤﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿٧٥﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿٧٦﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا
﴿٧٧﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿٧٨﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿٧٩﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکرگزار ہونا چاہیئے ﴿٨٠﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿٨١﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿٨٢﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿٨٣﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿٨٤﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿٨٥﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿٨٦﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿٨٧﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿٨٨﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿٨٩﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿٩٠﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿٩١﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿٩٢﴾

# حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات

حق تعالیٰ نے فرمایا، "(اے رسولؐ) ادریسؑ کو یاد کرو یقیناً وہ بہت تصدیق کرنے والے اور بڑے سچّے پیغمبر تھے اور ہم نے ان کو بہت اونچی جگہ بلند کر کے پہنچا دیا"

روایت مقبول ہے کہ حضرت ادریسؑ ایک تنومند اور کشادہ سینہ مرد تھے۔ان کے جسم پر بال کم تھے اور سر پر زیادہ تھے۔ان کا ایک کان دوسرے کان سے بڑا تھا۔ان کے سینے کے بال باریک تھے۔وہ آہستہ گفتگو کرتے تھے۔راستہ چلنے میں قدم نزدیک نزدیک رکھتے تھے۔ان کو "ادریس" اس واسطے کہتے ہیں کہ خدا کی حکمتیں اور اسلام کی خوبیوں اور خدا کی کتاب کا بہت درس دیا کرتے تھے۔اپنی قوم میں انہوں نے عظمت و جلال الٰہی کے بارے میں غور و فکر کیا اور کہا کہ اس آسمان و زمین اور اس خلق عظیم اور آفتاب و ماہتاب اور ستاروں اور بادلوں اور تمام مخلوقات کا کوئی خالق اور پیدا کرنے والا ہے جو اپنی قدرت سے ان میں تدبیر کرتا اور ان کی اصلاح کرتا ہے۔لہٰذا سزاوار ہے کہ میں اس کی عبادت کروں جو حق عبادت ہے۔اس غرض سے انہوں نے اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ خلوت اختیار کی۔ان کو نصیحت کرتے اور خدا کو یاد دلاتے اور خدا کے عذاب سے ڈراتے اور خالق کائنات کی عبادت کی دعوت دیتے تھے۔اس تبلیغ کے سبب ان میں سے ایک ایک کر کے سات افراد ان کے ہمنوا ہو گئے۔پھر ستر تک تعداد پہنچی، پھر سات سو، پھر ایک ہزار تک ان کے ہم خیال ہو گئے۔ تو اُن سے کہا کہ آؤ ہم نیک ترین سو اشخاص کا انتخاب کریں۔تو اُن ہزار میں سے سو افراد کو چُنا۔پھر اُن میں سے ستر اور پھر ان میں سے دس اور دس میں سے سات نفوس کا انتخاب کیا اور فرمایا آؤ ہم سات اشخاص دُعا کریں اور باقی

---

ترجمہ، اور کتاب میں ادریس کا بھی ذکر کرو۔ وہ بھی نہایت سچے نبی تھے ﴿۵۶﴾ اور ہم نے ان کو اونچی جگہ اُٹھا لیا تھا ﴿۵۷﴾ سورۃ مریم

سب لوگ آمین کہیں۔ شاید ہمارا خالق اپنی عبادت کی جانب ہماری رہبری فرمائے۔ غرض ہاتھ زمین پر رکھ کر دُعا کی، کچھ اُن پر ظاہر نہ ہُوا۔ پھر آسمان کی جانب ہاتھ بلند کر کے دُعا کی تو خدا نے ادریسؑ پر وحی فرمائی اور اُن کو اپنا پیغمبر قرار دیا، اور ان پر تیس صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت ادریسؑ وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے قلم سے لکھنا شروع کیا اور کپڑے سی کر پہنے، ان سے پہلے لوگ درختوں کے پتّوں سے ستر پوشی کرتے تھے اور مسجد سہلہ ان کا مکان تھا جہاں وُہ خیاطی کرتے اور ساتھ ہی نماز و تسبیح و تقدیس و تکبیر و تمجید خدا کرتے رہتے تھے اور جو شخص بھی اس جگہ دُعا کرتا ہے خداوند عالم اُس کی حاجت بر لاتا ہے اور قیامت میں اُس کو مقام بلند تک پہنچائے گا جو ادریسؑ کی جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اور ان لوگوں کی جو آپ پر ایمان لائے اپنی عبادت کی جانب رہنمائی کی تو وہ لوگ برابر عبادت میں مشغول رہتے اور کسی کو خدا کے ساتھ شریک نہیں کرتے تھے۔ ادریسؑ دن میں شہروں شہروں گھومتے، سیاحت کیا کرتے اور روزے رہتے۔ جہاں رات ہو جاتی وہیں قیام کر لیتے۔ وہیں ان کی روزی ان کو پہنچ جاتی تھی۔ فرشتے ان کے نیک اعمال بھی دوسرے لوگوں کے اعمال کی طرح آسمان پر لے جاتے تھے۔ ملک الموت نے خدا سے ادریسؑ کو سلام کرنے اور ان سے ملاقات کرنے کا اشتیاق ظاہر کیا اور اجازت لے کر ان کے پاس آئے اور کہا چاہتا ہوں کہ آپ کی مصاحبت میں رہوں۔ ادریسؑ نے منظور فرمایا اور وہ ایک دوسرے کے رفیق ہو گئے اور وہ مدّتوں ساتھ رہے۔ ادریسؑ دن کو روزے رکھتے تھے اور جب رات کے وقت کا کھانا پہنچ جاتا تھا تو وہ ملک الموت کو بھی کھانے میں شریک ہونے کی دعوت دیتے، وہ کہتے تھے کہ مجھ کو ضرورت نہیں ہے اور نماز میں مشغول رہتے۔ ادریسؑ تھک کر سو جاتے تھے لیکن ملک الموت کو نہ سستی لاحق ہوتی نہ وہ سوتے تھے۔ اسی طرح چند روز گزرے یہاں تک کہ ایک روز وہ انگور کے ایک باغ اور گوسفند کے ایک گلہ کی طرف سے گزرے۔ انگور

---

ترجمہ، اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل (کو بھی یاد کرو) یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾
اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار تھے ﴿۸۶﴾ سورۃ الانبیاء

پکے ہوئے تھے۔ ملک الموت نے پوچھا آپ پسند کرتے ہیں کہ ہم ایک برّہ اس گلہ سے یا اس باغ سے انگور کے چند گوشے لے لیں اور شام کو آپ اسی سے افطار کریں۔ ادریسؑ نے کہا سبحان اللہ میں تم کو اپنے مال سے کھانے کی دعوت دیتا ہوں تو انکار کرتے ہو اور مجھ کو دوسروں کا مال بغیر اجازت کھانے کی دعوت دیتے ہو۔ تم نے میری مصاحبت کر کے خوب دوستی ادا کی۔ بتاؤ تم کون ہو؟ کہا میں ملک الموت ہوں۔ ادریسؑ نے کہا، میں نے سُنا ہے کہ موت بہت سخت ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کا مزہ بھی چکھاؤ تا کہ سمجھوں کہ ویسی ہی ہے جیسا کہ میں نے سُنا ہے۔ ملک الموت نے خدا سے اجازت لی۔ اجازت مل گئی تو تھوڑی دیر کے لئے اُن کی سانس پکڑ لی، پھر ہاتھ ہٹا لیا، پُوچھا کہ موت کو کیسا پایا؟ کہا بہت زیادہ شدید ہے اُس سے جیسا کہ میں نے سُنا تھا۔ اسی دوستی کی وجہ سے ادریسؑ ملک الموت سے ملاقات کے لئے بعد میں آسمان پر گئے اور خدا نے ادریسؑ کو آسمان پر اُٹھا لیا اور وہیں ان کی روح قبض کی گئی۔ ادریسؑ کی عمر زمین پر تین سو سال ہوئی اور ان سے متوشلخ پیدا ہوئے اور جب آسمان پر گئے تو ان ہی کو اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ پھر وہ لوگ جو آپ پر ایمان لائے تھے سوائے چند افراد کے دین سے منحرف ہو گئے اور اُن کے درمیان اختلافات رونما ہوئے اور بدعتیں پیدا ہوئیں۔ متوشلخ نے نو سو انیس سال عمر پائی پھر انہوں نے اپنے فرزند لامک کو اپنا وصی قرار دیا جو حضرت نوح علیہ السلام کے باپ ہیں۔ پھر نُوحؑ اس قوم پر مبعُوث ہُوئے۔

روایت مقبول ہے کہ ادریسؑ کی پیغمبری کی ابتدا یُوں ہوئی کہ اُن کے زمانہ میں ایک ظالم بادشاہ تھا ایک روز وہ سیر و تفریح کے لئے نکلا اُس کا گزر ایک زمین سرسبز پر ہُوا جو ایک مومن خالص کی زمین تھی جس نے دین باطل کو ترک کر کے اہل باطل سے بیزاری اور علیٰحدگی اختیار کر لی تھی۔ بادشاہ کو وہ زمین پسند آئی۔ وزیروں سے پوچھا یہ کس کی زمین ہے۔ انہوں نے بتایا کہ فلاں مومن کی ہے جو آپ کی رعایا میں سے ہے۔ بادشاہ نے اُس کو بلوایا اور اُس سے زمین کی خواہش کی۔ اس نے کہا میرے بال بچّے تجھ سے زیادہ اس زمین کے محتاج ہیں۔ بادشاہ

نے کہااس زمین کو قیمت لے کر مجھے دے دو۔اس نے کہانہ میں فروخت کروں گااور نہ یوُں ہی بلا قیمت دوں گا،اس کا ذکر ہی چھوڑ دو۔ بادشاہ کو غصّہ آیااور اس کے تیور بگڑ گئے۔اسی حالت میں غضبناک اور متفکر واپس ہوا۔اس کی ایک زوجہ ازادقہ میں سے تھی جس کو وہ بہت چاہتا تھااور اکثر اس سے مشورہ کیا کرتا تھا۔جب وہ اپنے دربار میں بیٹھا تواس عورت کو بلایا۔اس عورت نے بادشاہ کو بہت غضبناک دیکھا تو پوچھا،اے بادشاہ کیاایسا معاملہ ہوا کہ تواس قدر غصّہ میں ہے۔ باشادہ نے زمین کا قصّہ اس سے بیان کیا۔اس عورت نے کہااے بادشاہ غم وہ کرتا ہے اور پیچ وتاب اور غصّہ وہ کھاتا ہے جس کوانتقام و تغیّر کی طاقت نہیں ہوتی۔اگر تواس کو بغیر کسی حیلے کے قتل نہیں کرناچاہتا تو میں اس کے مار ڈالنے کی تدبیر و حیلہ کرتی ہوں کہ زمین بھی تیرے قبضہ میں آجائے،اور رعایا کے نزدیک اس کے قتل کے بارے میں تجھ پر کوئی الزام بھی نہ رہے۔بادشاہ نے پوُچھا وہ کون سی تدبیر ہے؟اس نے کہا کہ ازارقہ کی ایک جماعت اس کے پاس بھیجتی ہوں جواُس کو پکڑ لائے اور تیرے سامنے گواہی دیں کہ وہ تیرے دین سے پھر گیا ہے۔اس طرح توُاُس کو قتل کرکے اس کی زمین پر قابض ہو سکتا ہے۔بادشاہ نے کہااچھاایسا ہی کر۔ازارقہ میں سے کچھ اشخاص اس عورت کے دین پر تھے جو مومنین کا قتل حلال جانتے تھے۔اُس نے اُن کو طلب کیا۔اُنہوں نے بادشاہ کے سامنے گواہی دی کہ وہ بادشاہ کے دین سے منحرف ہو گیا ہے۔یہ سُنکر بادشاہ نے اس کو قتل کراویااور اس کی زمین پر قابض ہو گیا۔اس مومن کے قتل کی وجہ سے حق تعالی غضبناک ہوااور ادریسؑ کو وحی فرمائی کہ اس جبار وظالم کے پاس جاکر کہو کہ توُنے اس مومن کے قتل پر اکتفانہ کی بلکہ اُس کی زمین بھی غصب کرلی اور اس کے اہل وعیال کو محتاج و مجبور کر دیا۔مجھے اپنے عزّت و جلال کی قسم ہے کہ قیامت میں اس کے بدلے میں تجھ سے انتقام لوں گا۔اور دُنیا میں تیری بادشاہی کو بھی مٹادوں گا۔تیرے شہر کو برباد کرونگااور تیری عزّت کو ذلّت میں تبدیل کرونگااور تیری عورت کا گوشت کتّوں کو کھلادوں گا۔کیا میرے حکم اور برادشت نے جو تیرے امتحان کا

باعث تھا، تجھ کو مغرور کردیا ہے؟ادریسؑ اس کے پاس پہنچے جس وقت کہ وہ اپنے دربار میں تھا اور اس کے گرد اس کے اصحاب بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؑ نے اس سے فرمایا اے جبّار میں خدا کا رسُول ہوں پھر اس کا پیغام پہنچایا۔ اس نے کہا اے ادریسؑ میرے دربار سے نکل جاؤ میرے ہاتھ سے اپنی جان نہ بچا سکو گے۔ پھر اس عورت کو بُلایا اور ادریسؑ کی گفتگو بیان کی۔ اس نے کہا ادریسؑ کے خدا کی رسالت سے خوف مت کر میں کسی کو بھیج کر ادریسؑ کو قتل کرائے دیتی ہوں، تاکہ اس کے خدا کی رسالت باطل ہو جائے۔ بادشاہ نے کہا ایسا ہی کر۔ ادریسؑ کے شیعوں میں سے بھی چند اصحاب تھے جو ان کی مجلس میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ادریسؑ نے اُن کو بھی آگاہ کر دیا تھا جو کچھ خدا نے اُن کو وحی کی تھی اور جو پیغام اُنہوں نے بادشاہ کو پہنچایا تھا۔ وہ ادریسؑ کے بارے میں خوف زدہ ہوئے کہ کہیں اب وہ ادریسؑ کو قتل نہ کر دیں۔ اس عورت نے ازاوقہ کے چالیس آدمیوں کو ادریسؑ کے قتل کرنے کو بھیجا۔ وہ حضرتؑ کی جائے قیام پر آئے جہاں وہ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے۔ لیکن اُن کو وہاں نہ پایا اور واپس گئے۔ ادریسؑ کے دوستوں نے دیکھا کہ وہ حضرتؑ کے قتل کے ارادہ سے آئے تھے تو وہ متفرق ہو گئے اور ادریسؑ سے ملاقات کر کے ان ظالموں کے ارادہ سے آگاہ کیا کہ آج چالیس اشخاص آپ کے قتل کے ارادہ سے آئے تھے ہوشیار رہیئے گا، بلکہ اس شہر سے چلے جایئے۔ ادریسؑ اسی روز اپنے اصحاب کو لے کر شہر سے باہر نکل گئے۔ صبح کو خدا سے دُعا کی کہ پالنے والے تُو نے مجھے اس ظالم کے پاس بھیجا۔ میں نے تیرا پیغام اس کو پہنچایا۔ اُس نے مجھے قتل کی دھمکی دی اور اب میرے مار ڈالنے کے درپے ہے۔ خدا نے وحی فرمائی کہ تم اس سے علیحدہ رہو، مجھے اس کے ساتھ چھوڑ دو۔ مجھے اپنی عزّت کی قسم ہے کہ میں اپنا حکم اس پر جاری کروں گا اور تمہاری بات اور اپنی رسالت سچ کر دکھاؤں گا۔ ادریسؑ نے عرض کی پالنے والے میری ایک حاجت ہے۔ خدا نے فرمایا بیان کرو، میں تمہاری حاجت بر لاؤں گا۔ عرض کی جب تک میں نہ عرض کروں ان پر بارش نہ ہو۔ خدا نے فرمایا، اے ادریسؑ ان کے

شہر تباہ ہو جائیں گے اور لوگ بُھوکے مر جائیں گے۔ ادریسؑ نے کہا جو کچھ ہو میری تو یہی التجا ہے۔ خدا نے فرمایا اچھا منظور ہے جب تک تم دُعا نہ کروگے اُن کے لئے بارش نہ ہو گی اور میں سب سے زیادہ اپنے عہد کو پُورا کرنے کا سزاوار ہوں۔ یہ سُنکر ادریسؑ نے اپنے اصحاب کو آگاہ کیا اُس سے کہ جو کچھ خدا سے دُعا کی تھی اور جو کچھ جواب بادشاہ کو بولا تھا اور فرمایا کے میرے دوستوں اس شہر سے دُوسرے شہروں میں چلے جاؤ۔ وہ بیس اشخاص تھے سب دوسرے شہروں میں متفرق ہوگئے اور ادریسؑ خود بھی ایک بلند پہاڑ کے غار میں جا کر پوشیدہ ہوگئے۔ خدا نے ایک فرشتہ کو اُن پر موکل فرمایا جو روزانہ شام کو اس کے پاس کھانا لاتا تھا۔ وہ حضرت ادریسؑ ہر روز دن میں روزہ رکھتے تھے۔ اُدھر خدا نے اُس بادشاہ کی حکومت برباد کردی اور وہ قتل کردیا گیا۔ اس شہر کو مٹا دیا اور اُس کی عورت کا گوشت کتوّں نے کھایا اس سبب سے کہ اس مومن پر اُس نے ظلم کیا تھا۔ پھر اُس شہر میں ایک دوسرا ظالم سرکشی کرنے والا پیدا ہوا۔ اسی طرح بیس سال گزرے کہ ایک قطرہ پانی کا نہ برسا۔ اس شہر والے سخت تکلیف و اذیّت میں مبتلا ہوئے۔ ان کے حالات بہت خراب ہوگئے۔ وہ دوسرے دُور دُور کے شہروں سے سامان خوراک لاتے تھے۔ جب ان کا حال بہت تباہ ہو گیا انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ یہ بلا جو ہم پر نازل ہوئی ہے اس سبب سے ہے کہ ادریسؑ نے خدا سے دُعا کی ہے کہ جب تک وہ نہ چاہیں آسمان سے بارش نہ ہو اور وہ ہم سے پوشیدہ ہوگئے ہیں۔ ا ُ ُ ُ ُن کا پتہ ہم کو نہیں معلوم۔ لیکن خدا ہمارے اُوپر اُن سے بہت زیادہ مہربان ہے لہٰذا ہم کو چاہیئے کہ خدا کی بارگاہ میں توبہ کریں کہ اس شہر اور اس کے گردونواح میں پانی برسائے۔ غرض انہوں نے موٹے کپڑے پہنے اور اپنے سروں پر خاک ڈالی اور خاک پر کھڑے ہو کر خدا کی بارگاہ میں گریہ وزاری توبہ واستغفار کرنے لگے۔ خدا کو اُن پر رحم آیا اور ادریسؑ پر وحی فرمائی کہ تمہارے شہر والے مجھ سے توبہ واستغفار اور فریاد و زاری کر رہے ہیں اور میں خدائے رحمان و رحیم اور توبہ کا قبول کرنے والا ہوں، گناہوں کو معاف کر دیتا ہوں۔ میں نے اُن پر رحم کیا اور اُن

کے سوال کو پُورا کرنے میں کوئی امر مجھے مانع نہیں ہے مگر یہ کہ تم نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ جب تک تم دعا نہ کرو بارش نہ کروں گا۔ لہٰذا اے ادریسؑ مجھ سے طلب کرو تاکہ میں اُن پر بارش بھیجوں۔ ادریسؑ نے عرض کی نہیں پالنے والے میں تو سوال نہیں کرتا، پھر وحی ہوئی کہ بارش کی دُعا کرو۔ ادریسؑ نے پھر انکار کیا تو خدا نے اُس فرشتہ کو وحی کی جو اُن کھانا لے جانے کے لئے مقرر تھا کہ ادریسؑ کے لئے طعام نہ لے جائے۔ جب شام ہو گئی اور کھانا نہیں پہنچا تو ادریسؑ بُھوک سے بے چین ہوئے لیکن صبر کیا۔ دوسرے روز پھر کھانا نہیں آیا تو اُن کی بھوک اور تکلیف اور زیادہ ہوئی۔ تیسرے روز بھی جب کھانا نہ ملا تو اُن کی بے چینی بہت زیادہ ہوئی اور صبر نہ ہو سکا۔ خدا کی بارگاہ میں مناجات کی کہ پالنے والے قبل اس کے کہ میری جان میرے جسم سے تُو نکالے میری روزی تُو نے بند کر دی۔ تو خدا نے وحی فرمائی کہ اے ادریسؑ تین روز کھانا نہ ملنے سے فریاد کرنے لگے لیکن اپنے شہر والوں کی بُھوک اور تکلیف کی بیس سال تک تم کو مطلق پرواہ نہیں ہوئی۔ میں نے تم کو بتایا کہ وہ بہت تکلیف و مُصیبت میں مبتلا ہیں میں نے ان پر رحم کیا اور میں نے خواہش کی کہ تم بارش کی دُعا کرو تاکہ ان کے لئے پانی برساؤں لیکن تم نے دُعا کرنے سے بخل کیا اس لئے میں نے تم کو بُھوک کا مزہ چکھایا جس سے تم کو صبر نہ ہو سکا اور فریاد کرنے لگے۔ اب اس غار سے باہر نکلو اور اپنی روزی تلاش کرو۔ میں نے تم کو تمہارے حال پر چھوڑ دیا کہ خود اپنی روزی کی فکر کرو۔ یہ سُنکر ادریسؑ پہاڑ سے نیچے آئے تاکہ کہیں سے کچھ کھانے کو ملے اور بُھوک کی تکلیف دُور ہو۔ شہر کے قریب پہنچے تو ایک گھر سے دھواں نکلتے ہوئے دیکھا۔ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ایک ضعیفہ نے دو روٹیاں پکائی ہیں اور آگ پر سینک رہی ہے۔ اُس سے فرمایا کہ مجھے کھانے کو دو کہ بُھوک سے بے طاقت ہو رہا ہوں۔ اُس عورت نے کہا اے بندۂ خدا، ادریسؑ کی بد دُعا نے ہمارے پاس اتنا نہیں رہنے دیا ہے کہ کسی اور کو کھلائیں اور قسم کھائی کہ ان دو روٹیوں کے سوا کچھ اور نہیں ہے۔ جاؤ اس شہر کے علاوہ کسی اور شہر میں روزی تلاش کرو۔ ادریسؑ نے کہا اتنی روٹی تو دے دو

کہ میں اپنی جان بچالوں اور میرے پیروں میں چلنے کی طاقت آجائے۔ اس نے کہا یہی دوروٹیاں ہیں ایک میرے لئے اور ایک میرے بچّے کے واسطے۔ اگر روٹی تم کو دے دوں تو خود مرتی ہوں اور اگر بچّے کے حصّہ کی دے دوں تو وہ مر جائے، کچھ اور نہیں کہ تم کو دوں۔ ادریسؑ نے کہا تمہارا لڑکا چھوٹا ہے، اُس کے لئے آدھی روٹی کافی ہو گی۔ آدھی میرے واسطے کافی ہے۔ جس کے سبب زندہ رہ جاؤں گا۔ عورت نے اپنے حصّہ کی روٹی کھالی اور دوسری روٹی ادریسؑ اور لڑکے میں تقسیم کردی۔ لڑکے نے جب یہ دیکھا کہ ادریسؑ اس کے حصّے کی روٹی میں سے کھا رہے ہیں تو وہ رونے لگا اور اس قدر مضطرب ہوا کہ مر گیا۔ عورت بولی کہ اے شخص تو نے میرے بیٹے کو مار ڈالا۔ ادریسؑ نے فرمایا گھبرامت۔ میں اس کو خدا کے حکم سے زندہ کئے دیتا ہوں اور یہ کہہ کر لڑکے کے دونوں بازو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر بولے کہ اے رُوح جو اس فرزند کے جسم سے نکل چکی ہے بحکم خدا پھر اس کے بدن میں واپس آجا۔ میں ادریسؑ ہوں خدا کا پیغمبر۔ وہ لڑکا فوراً زندہ ہو گیا۔ عورت نے جو یہ دیکھا بولی میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ ادریسؑ پیغمبر ہیں۔ اور باہر نکل کر شور مچانے لگی کہ شہر والوں مبارک ہو اور تکلیف و مصیبت سے نجات کی خوشخبری ہو کہ ادریسؑ تمہارے شہر میں آگئے۔ ادریسؑ وہاں سے نکل کر اس ظالم بادشاہ اوّل کے مقام پر پہنچے جو ایک ٹیلہ پر تھا۔ پھر اُن کے پاس شہر والوں کا ایک گردہ آیا اور کہا، اے ادریسؑ اس بیس سال میں آپ کو ہم پر رحم نہ آیا کہ ہم ایسی تکلیف و مصیبت میں مبتلا ہیں اور بُھوک سے مر رہے ہیں۔ لہٰذا دُعا کیجئے کہ خدا بارش کرے۔ ادریسؑ نے کہا اس وقت تک دُعا نہ کروں گا جب تک یہ تمہارا بادشاہ جبار اور تمام شہر والے ننگے پیر اور پیدل میرے پاس آکر التجا نہ کریں۔ جب بادشاہ نے ادریسؑ کا یہ کلام سُنا تو چالیس آدمیوں کو انہیں گرفتار کرنے کے لئے بھیجا۔ وہ جب ادریسؑ کے پاس پہنچے تو حضرت نے اُن پر نفرین کی وہ سب مر گئے۔ بادشاہ نے جو یہ ماجرا سُنا تو پانچ سو آدمیوں کو اُن کی گرفتاری کے لئے بھیجا۔ انہوں نے ادریسؑ سے آکر کہا ہم اس لئے آئے ہیں کہ آپ کو بادشاہ کے پاس

لے چلیں۔ ادریسؑ نے فرمایا کہ ان چالیس آدمیوں کو دیکھو جو تم سے پہلے مجھے لے جانے کے لئے آئے تھے۔ اور اب کس طرح مرے ہوئے پڑے ہیں۔ اگر تم لوگ واپس نہ جاؤ گے تو تمہارا بھی یہی حشر ہو گا۔ انہوں نے کہا اے ادریسؑ بیس سال سے ہم کو بھُوک میں مبتلا کرر کھا ہے اور اب ہم پر نفرین کرتے ہو تمہارے دل میں رحم نہیں ہے۔ ادریسؑ نے فرمایا میں اس جبّار کے پاس نہیں جاؤں گا اور نہ بارش کی دُعا کروں گا۔ جب تک وہ اور تمام شہر والے پیادہ اور ننگے پیر میرے پاس نہ آئیں گے۔ یہ سُن کر وہ لوگ بادشاہ کے پاس واپس گئے اور ادریسؑ کا قول بیان کیا اور التجا کی تو وہ مع اہل شہر کے ادریسؑ کے پاس آیا اور سب نے کھڑے ہو کر عاجزی سے التجا کی کہ وہ خدا سے بارش کی دُعا کریں۔ ادریسؑ نے منظور کیا اور خدا سے دُعا کی کہ بارش کرے، اسی وقت آسمان پر ابر آیا، بجلی چمکنے لگی رعد گرجنے لگے اور بارش شروع ہوئی اور اس حد تک پانی برسا کہ اُن کو غرق ہونے کا گمان ہوا اور جلد سب اپنے اپنے گھروں کو واپس آئے۔

روایت کے مطابق ادریسؑ کے صحیفوں میں لکھا ہے کہ اے غافل انسان نزدیک ہے کہ موت تجھ پر نازل ہوا اور تیری فریاد و زاری شدید ہو۔ تیری پیشانی سے پسینہ ٹپکنے لگے تیرے لب کھنچ جائیں اور تیری زبان بند ہو جائے، تیرا دہن خشک ہو جائے اور تیری آنکھوں کی سفیدی اُس کی سیاہی پر غالب ہو جائے تیرے مُنہ سے کف جاری ہوا اور تیرے تمام بدن میں لرزہ پڑ جائے اور تو موت کی دشواری، تلخی اور سختی میں مبتلا ہو جائے ہر چند لوگ تجھ کو آواز دیں تو نہ سُنے اور اپنے عزیزوں میں تو مردہ ہو کر پڑا رہے اُس وقت تُو دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو گا۔ پس موت کے معنٰی سے تُو عبرت حاصل کر کیونکہ یقیناً تجھ پر موت نازل ہو گی۔ ہر چند تیری عمر دراز ہو آخر تُو فنا ہو گا کیونکہ جو پیدا ہوا فنا اس سے نزدیک ہو جاتی ہے اور یہ سمجھ لے کہ موت زیادہ آسان ہے روز قیامت سے جو اس کے بعد ہے۔ دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ یقین کے ساتھ جانو کہ پرہیز معصیّت خدا سے حکمت کبریٰ اور نعمت عظمیٰ ہے اور خیر کی طرف بُلانے والا

ایک سبب ہے جو نیکی اور فہم و عقل کے دروازوں کو کھولنے والا ہے کیونکہ جب خدا نے اپنے بندوں کو دوست رکھا تو ان کو عقل عطا فرمائی اور اپنے پیغمبروں اور دوستوں کو رُوح القدس کے ساتھ مخصوص فرمایا۔ اور لوگوں کے لئے دیانت اور حقائق اور حکمت کے رازوں کے پردے کھولے گئے تاکہ گمراہی کو ترک کریں اور رُشد و صلاح کی پیروی کریں جس سے اُن کے نفوس میں راسخ ہو جائے کہ اُن کا خدا اس سے عظیم تر ہے کہ فکریں اس کو احاطہ کریں یا آنکھیں اس کا ادراک کریں یا وہم اس کی حقیقت کو سمجھ سکے یا حالات اس کی حد قائم کر سکیں۔ لیکن وہ احاطہ کئے ہوئے ہے اپنے علم و قدرت کے ساتھ تمام چیزوں کو اور تدبیر کرنے والا ہے تمام اشیاء کا جیسا چاہتا ہے۔ اس کے کاموں میں دخل نہیں دیا جا سکتا، اس کی غرضیں دریافت نہیں کی جا سکتیں اور اس پر اندازہ وغیرہ واقع نہیں ہوتا اور مخلوقین کی توانائی اس کی ذات کی شناخت میں منتہیٰ نہیں ہو سکتی۔ دوسرے مقام پر فرمایا ہے کہ اپنے پروردگار کو کثرت سے یاد کرتے رہو کیونکہ اگر خدا دیکھے گا کہ تم ایک دوسرے کے معین و مددگار ہو تو تمہاری دُعاؤں کو قبول کرے گا اور تمہاری حاجتیں برلائے گا اور تم کو تمہاری آرزؤں تک پہنچائے گا اور تم پر اپنے خزانوں سے اپنی رحمتوں کی بارش کرے گا جو کبھی فنا نہ ہوں گے۔ دوسری جگہ فرمایا ہے کہ اپنے پروردگار کو اکثر اوقات یاد کرتے رہو۔ کیونکہ اگر وہ جانے گا کہ تم ایک دوسرے کے حامی و ناصر ہو تو تمہاری دُعاؤں کو مستجاب کرے گا، حاجتوں کو برلائے گا، تم کو تمہاری آرزؤں تک پہنچائے گا اور تم پر اپنے خزانوں سے رحمت کی بارش کرے گا جو کبھی زائل نہ ہو گی۔ پھر فرمایا ہے کہ جب روزہ رکھو اپنے نفس کو ہر ناپاکی و نجاست خیالات فاسد اور افکار بد سے پاک ہو کر، صاف اور خالص نیّت سے خدا کے لئے رکھو۔ کیونکہ خدا جلد آلودہ قلوب اور مخلوط نیتّوں کو باز رکھے گا۔ اور جب تم روزہ رکھو تو چاہیے کہ تمہارے اعضاؤ جوارح بھی گناہوں سے باز رہیں، کیونکہ خدا تم سے راضی نہیں ہوتا صرف اس پر کہ روزہ میں کھانے سے باز رہو اور بس۔ بلکہ چاہیے کہ تمام قبیح باتوں، گناہوں اور برائیوں

سے دور ہو کر روزہ رکھو اور جب نماز میں داخل ہوا پنے قلوب اور خیالات کو نماز کی طرف رجوع رکھو اور خدا سے تضرع و توسّل کے ساتھ پاکیزہ دُعائیں مانگو اور اُس سے اپنی حاجتیں منفتیں اور مصلحتیں خضوع و خشوع، عاجزی اور انکساری کے ساتھ طلب کرو اور جب سجدے میں جاؤ تو دُنیا کی فکریں، بُرے خیالات، ناشائستہ حرکات دُور رکھو۔ مکر، حرام کھانا، زیادتی، ظلم و کینہ دل میں نہ لاؤ اور یہ تمام بُری باتیں اپنے نفس سے دُور کرو۔ روزانہ پانچ وقت واجب نمازیں بجالاؤ جس میں پڑھنے کے لئے آٹھ سُورۂ اور غروب آفتاب کے وقت پانچ سورۂ ان کے سجدوں کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ یہ نمازیں ہیں جو تم پر واجب ہیں اور جو اس سے زیادہ نافلہ بجالائے تو اس کا ثواب خدا پر ہے۔

منقول ہے کہ فرشتوں میں ایک ملکؑ خدا کے نزدیک زیادہ مقرّب تھا، کسی لغزش پر خدا اس پر غضبناک ہوا تو اس کے بال و پر قطع کر کے ایک جزیرہ میں ڈال دیا، وہ اس جزیرہ میں مدّتوں پڑا رہا اور جب خدا نے حضرت ادریسؑ کو مبعوث فرمایا وہ فرشتہ حضرتؑ کے پاس آیا اور دُعا کی التجا کی، کہ خدا اس سے راضی ہو جائے اور بال و پر عطا فرمائے۔ حضرت ادریسؑ تین روز مسلسل بغیر افطار کئے روزے رکھے اور تینوں شبیں عبادت میں بسر کیں جس سے بہت مضمحل اور کمزور ہو گئے پھر خدا سے دُعا کی اور اس فرشتے کی سفارش کی تو خدا نے اُس پر رحم فرمایا اور اُس کے پر و بازو عطا فرمائے اور آسمان پر جانے کی اجازت بھی دی۔ تو فرشتے نے حضرت ادریسؑ سے عرض کی آپ کے اس احسان کے عوض چاہتا ہوں کہ آپ مجھ سے کوئی خدمت لیں تو حضرت نے فرمایا کہ، میں چاہتا ہوں تو مجھے آسمان پر لے چلے تاکہ ملکؑ الموت کو دیکھوں اور ان سے دوستی کروں کیونکہ ان کی یاد کے سبب کوئی نعمت مجھے خوش گوار نہیں معلوم ہوتی اور اپنی زندگی کو بے خوف گزارنا میرے لئے ممکن نہیں۔ اس فرشتہ نے حضرتؑ کو اپنے پروں پر اُٹھایا اور اوّل پر لے گیا۔ وہاں ملکؑ الموت کو تلاش کیا، معلوم ہوا وہ دوسرے آسمان پر گئے ہیں۔ وہ اور اوپر لے گیا، یہاں

تک کہ آسمان چہارم و پنجم کے درمیان ملاقات ہوئی۔ حضرتؑ نے ملکؑ الموت کو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنے سر کو تعجب سے حرکت دے رہے ہیں۔ جناب ادریسؑ نے ان کو سلام کیا اور سر ہلانے کا سبب پُوچھا۔ ملکؑ الموت نے کہا کہ ربّ العزّت نے مجھے کو آپ کی رُوح چوتھے اور پانچویں آسمان کے درمیان قبض کرنے کا حکم دیا۔ میں نے عرض کی پالنے والے یہ کیسے ممکن ہے حالانکہ آسمان چہارم کا خلا پانچ سو سال کی مسافت رکھتا ہے اور آسمان چہارم سے آسمان سوم تک پانچ سو سال کی راہ ہے۔ اسی طرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان کا فاصلہ ہے تو آسمان چہارم و پنجم کے درمیان اُن کی رُوح کیوں کر قبض کی جاسکتی ہے۔ یہ سن کر ادریسؑ کانپنے لگے اور فرشتے کے پروں پر سے گر پڑے۔ ملکؑ الموت نے وہیں ادریسؑ کی رُوح قبض کرلی اور خدا نے اُن کو مکان بلند پر پہنچایا اور بہشت کی نعمتیں کھلائیں۔

**(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دں میں ملاحظ فرمائیں۔)**

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شھداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

*page is left blank intentionally*